جنرل مرزا اسلم بیگ
سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان

ہماری قومی خودمختاری کی زبوں حالی

۲ مئی ۲۰۱۱ء کو ایبٹ آباد میں رونما ہونے والے واقعے کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی خودمختاری کو قائم رکھنے کیلئے اپنی کمزوریوں کا ازالہ کریں اور امریکہ و پڑوسی ممالک کیساتھ خصوصاً دوستانہ تعلقات کے حوالے سے نئی ترجیحات پر غور کریں۔ 2/5 کو پیش آنے والا واقعہ دراصل ہمارے لئے رحمت خداوندی ہے تاکہ ہم پھر سے اپنی خودمختاری قائم کر سکیں۔ ۲ مئی کا کھیل 9/11 کے سانحے کی طرح ایک ڈرامہ اور جھوٹ تھا جس کی آڑ میں امریکہ نے مسلم ممالک کے خلاف صلیبی جنگ کا آغاز کیا تھا تاکہ سویٹ یونین کے ٹوٹنے کے بعد وہ ساری دنیا پر اپنی برتری اور حاکمیت قائم کر سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسامہ کے ہم شکل ایک قیدی کو بگرام کے ائربیس سے ایبٹ آباد لایا گیا اور یہاں پر مقیم اس کے اہل خاندان کے سامنے انہیں نہایت سفا کی سے قتل کر دیا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اسامہ کو کچھ عرصہ پہلے ہی افغانستان میں قتل کر دیا گیا ہو اور ان کا میت مردہ خانے میں پڑا ہو۔ ان کی گولیوں سے چھلنی جو تصویر دکھائی گئی ہے وہ دو سال پہلے کی ہے جبکہ دوسری تصویر ان سے مماثلت نہیں رکھتی۔ ان کی لاش کو نہایت عجلت میں سمندر برد کر کے جرم کی پردہ پوشی کی گئی۔ دراصل 2/5 کا واقعہ 9/11 کے جھوٹ کا تسلسل ہے۔ جس کے پیچھے تین بڑے اہداف تھے (۱) اسامہ کا قصہ پاک کر کے اوبامہ آنے والے انتخابات میں اپنی حیثیت مستحکم بنانا چاہتے ہیں (۲) افغانستان سے اپنی فوجیں نکالنے کا معقول بہانہ چاہیئے (۳) پاکستانی حکومت، مسلح افواج اور آئی ایس آئی کو بدنام کیا جائے۔ تینوں اہداف کے حصول میں امریکہ کامیاب ہوا ہے جبکہ ہم دشمن کے ایجنٹوں اور اپنے کم فہم اور نادان دوستوں کی مدد سے مسلح افواج اور آئی ایس آئی پر الزامات کی بارش کر کے یہ تاثر دے رہے ہیں کہ یہ ادارے ملکی سلامتی کے تحفظ میں ناکام ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ سیاسی چالوں اور سازشوں کی وجہ سے پاکستان کی قومی خودمختاری تو بہت پہلے سے ہی داؤ پر لگ چکی ہے، جو ایک المناک داستان ہے، جسے یاد رکھنا ضروری ہے۔

۱۹۵۸ء میں صدر ایوب کے برسر اقتدار آتے ہی امریکہ نے پاکستانی معاملات میں مداخلت شروع کر دی اور جب دیکھا کہ ایوب خان ان کیلئے کارآمد نہیں رہے تو ایک سیاسی تحریک کے ذریعے ان کی جگہ جنرل یحیی خان کو لے آئے جو پاکستان کو دولخت کرنے کا موجب بنے۔ اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو ملک کے پہلے منتخب وزیراعظم بنے۔ وہ ایک زیرک، دوراندیش اور محب وطن سربراہ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ امریکہ کے 'عالمی بساط پر عظیم کھیل' کے ایجنڈے کی

تکمیل میں رکاوٹ بن سکتے تھے لہذا انہیں ناپسندیدہ اور خطرناک قرار دے دیا گیا کیونکہ انہوں نے چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرلئے تھے؛ شاہ فیصل کو عالم اسلام کی قیادت سنبھالنے پر آمادہ کیا تھا اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھی تھی جس کی پاداش میں وہ سزا کے مستحق ٹھہرے اور انہیں فوجی ڈکٹیٹر اور تابعدار عدلیہ کے ہاتھوں ''دردناک مثال'' بنادیا گیا۔

جنرل ضیاء نے ۱۹۸۰ء سے ۸۸ء تک روس کے خلاف جنگ میں امریکہ کا ساتھ دیا۔اس عرصے میں سی آئی اے نے پاکستان میں وسیع پیمانے پر اپنے جاسوسی کے مراکز قائم کرلئے اور ہمارے تمام ادارے، میڈیا اور سول سوسائٹی ان کی دسترس میں آ گئے۔افغانستان سے روسی فوجوں کی پسپائی کے بعد امریکہ نے افغانستان اور پاکستان کے معاملات سے پیٹھ پھیر لی۔افغانستان میں حکومت سازی کے عمل میں طالبان کو ان کے جائز حق سے محروم کرتے ہوئے خانہ جنگی شروع کرادی گئی اور پاکستان میں جنرل ضیاء کو مجاہدین کی مدد کرنے کے جرم میں منظر سے ہٹا دیا گیا۔۱۹۸۸ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو برسر اقتدار آئیں لیکن جلد ہی امریکیوں کے دباؤ میں آ کر انہوں نے آئی ایس آئی کے شعبہ افغانستان کو ختم کردیا کیونکہ افغانستان میں روسی فوجوں کی شکست اور پسپائی کے حوالے سے آئی ایس آئی کی پیشہ ورانہ کارکردگی سے امریکی خوف زدہ تھے۔اس طرح آئی ایس آئی کو افغان معاملات سے الگ کردیا گیا اور افغانستان کے متعلق پاکستان اپنی آنکھوں اور کانوں سے محروم ہوگیا۔۱۹۹۸ء میں میاں نواز شریف نے بھارتی ایٹمی دھماکوں کے جواب میں ایٹمی دھماکے کئے اور امریکہ کی نظروں میں ''ناپسندیدہ شخصیت بن گئے۔'' اور ۱۹۹۹ء میں ایک سیاسی تحریک کے پس پردہ فوج کے اقتدار پر قبضے کی راہ ہموار کی گئی اور نواز شریف سے نجات حاصل کی۔یہی وہ وقت تھا جب امریکہ نے عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کا فیصلہ کرلیا تھا جس کیلئے 9/11 کا ڈرامہ رچایا گیا۔جنرل مشرف اقتدار سنبھال چکے تھے جنہوں نے تمام کی تمام امریکی شرائط کو بلاچون وچراں تسلیم کرلیا اور ایک برادر ہمسایہ اسلامی ملک کے خلاف جنگ میں امریکہ کا ساتھ دینے پر تیار ہوگئے جس کے بعد امریکی میرینز (Marines) اور سی آئی اے کے کارندوں کو تمام افغان بارڈر کی نگرانی پر معمور کرتے ہوئے آئی ایس آئی کو ان علاقوں سے نکال لیا گیا جس سے پاکستان کی علاقائی خودمختاری کو ضرب لگی۔یہ وہ وقت تھا جب راء (RAW) نے افغانستان میں جاسوسی کے اڈے قائم کرلئے تھے اور سی آئی اے کی ملی بھگت سے پاکستان کی ساری سرحدیں اپنے جاسوسوں سے بھردیں اور نتیجتاً ۲۰۰۵ء میں افغانستان کی جنگ کا رخ پاکستان کی جانب موڑ دیا گیا۔

ریمنڈ ڈیوس کی حالیہ گرفتاری اور انکشافات نے سی آئی اے اور راء کی پاکستان مخالف سرگرمیوں کا پردہ چاک کیا ہے اور انہیں بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں بغاوت اور دیگر جگہوں پر ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔لہذا حکومتی عملداری قائم کرنے کیلئے ہماری حکومت کا سی آئی اے سے اپنے کھوئے ہوئے علاقوں کی واپسی کا مطالبہ جائز ہے۔اس مقصد کیلئے پاکستانی مسلح افواج اور آئی ایس آئی نے جو اقدامات اٹھائے وہ امریکہ کی

برہمی کا باعث بنے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ 9/11 کے سانحہ میں امریکہ نے اپنی مسلح افواج اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کو موردالزام نہیں ٹھہرایا کہ وہ ملک کو اتنے بڑے سانحے سے محفوظ نہ رکھ سکیں۔ اسی طرح ۲۰۰۹ء میں سانحہ ممبئی کے بعد بھارت نے اپنی مسلح افواج اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کی ناکامی پر الزام تراشی نہیں کی بلکہ اس سانحے کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہرایا جبکہ امریکہ نے 9/11 کا سارا الزام اسامہ بن لادن اور القائدہ کے سرتھوپ دیا۔ پاکستان میں مسلح افواج اور انٹیلی جنس ایجنسیوں پر ناکامی کے جو الزامات عائد کئے جارہے ہیں اس کے پیچھے ''سی آئی اے اور راء کے ایجنٹ اور ہمارے زرخرید'' کارفرما ہیں جو ان اداروں کو موردالزام ٹھہرا رہے ہیں جنہوں نے ملکی سالمیت اور خودمختاری کیلئے اتنی عظیم قربانیاں دی ہیں۔

امریکہ نے اسامہ اور القائدہ کو ایک عفریت بنالیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۹۰ء کے بعد سے افغانستان اور پاکستان کے معاملات سے اسامہ کے صرف فروعی نوعیت کے تعلقات باقی تھے۔ ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۱ء تک افغانستان میں قیام کے دوران القائدہ نے شائد امریکی اہداف کے خلاف چند خودکش حملے کئے ہوں لیکن مغربی میڈیا افغانستان اور خطے میں ہونے والے تمام دہشتگردی کے معاملات میں انہیں ملوث قرار دیتا رہا ہے تاکہ افغانوں کی تحریک آزادی کو بدنام کیا جا سکے۔ درحقیقت 9/11 کے بعد اسامہ اور القائدہ غاروں اور خندقوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اسکی دلیل یہی ہے کہ اسامہ کے نام نہاد قتل کے بعد القائدہ کی جانب سے اب تک کسی قسم کے ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا کہ وہ ان کی موت کا انتقام لیں گے۔ اسلئے یہ کہنا درست ہوگا کہ اس قدر محنت شاقہ سے مرتب کیا جانے والا اسامہ کا افسانہ بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ سانحہ 2/5 ہماری حکومت، مسلح افواج اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کیلئے ''اللہ کی غیبی رحمت'' ہے تاکہ وہ مستحکم اقدامات کریں اور دشمنوں کے کارندوں اور زرخرید لوگوں کا محاسبہ کریں جو ''ہماری جڑوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے وسیع پیمانے پر دھونی (Fumigation) دینے کی ضرورت ہے۔'' یہ عمل بلوچستان میں شروع ہو چکا ہے جسے پورے ملک تک پھیلانے کی ضرورت ہے۔ جب ہماری قومی خودمختاری قائم ہو جائے گی تو اس کے بعد ہمسایہ اور دیگر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا آسان ہو جائے گا۔ خصوصاً ہمیں امریکہ کے ساتھ تعلقات کا ازسرنو جائزہ لینا ہوگا اور اس حوالے سے تدبر اور دوراندیشی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

المیہ: پاکستانی قوم کو جمہوری حکومت سے بہت سی توقعات وابستہ تھیں کہ وہ خودمختار پارلیمنٹ اور آزاد عدلیہ کے قیام کو یقینی بنائے گی کیونکہ کسی بھی جمہوری ملک میں خودمختار پارلیمنٹ اور آزاد عدلیہ ہی قومی خودمختاری کے امین ہوتے ہیں لیکن افسوس کہ ان دونوں اداروں کے تقدس کو بری طرح پامال کیا گیا ہے اور عملاً انہیں ناکارہ بنادیا گیا ہے جس کے سبب ہماری قومی خودمختاری زبوں حالی کا شکار ہے اور قوم تضحیک کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ اپنوں ہی نے اپنوں کے ہاتھوں ملکی خودمختاری کو پارہ پارہ کیا ہے جس طرح ہماری بیٹی مختاراں مائی کی عزت کو اپنوں ہی نے پامال کیا۔ نہ جانے پاکستان ایسی بے بسی پر کب تک روتا رہے گا!!